Al-Kashaf: Research Journal for Social Sciences (Miscellaneous)
Volume: 04, No: 01. January– March 2023
ISSN: 2790 – 8798; E-ISSN: 2790 – 8801

نعمتوں کے ذریعے اللہ کی کبریائی کے دلائل، سورہ ملک کا تخصیصی مطالعہ

Evidence of Allah's Greatness Through the Bounties، A Case Study of Surah Al Mulk

Saira Khalid[*], *Dr. Nasurullah Qureshi*[**]

[*]*M.Phil. Research Scholar, Department of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages (NUML), Islamabad, Pakistan*

[**] *Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus, Pakistan*

KEYWORDS

Holy Quran
Surah Al-Mulk
Greatness of Allah
Thinking
Signs in Universe

ABSTRACT

Surah Al-Mulk, the ٦٧th chapter of the Quran clarifies attributes of Almighty Allah. He is the ultimate Creator and Sustainer of the universe. The aim of this research is to abstract the verses related to the Majesty of Allah. The sovereignty of Allah is absolute, that is, His dominion over everything. In the beginning of Surah Al-Mulk, Allah has described His glory in various aspects, including the sky, the earth, the day, the sun, the moon and man. All these things are clear signs of Allah's glory. Surah Al-Mulk teaches that knowing about of Allah's power transforms our lifestyle. It encourages humility, gratitude, and a sense of accountability. The surah's emphasis on the temporary nature of this world prompts a detachment from materialism and a focus on the eternal. Understanding that life is a test motivates us to live with purpose, choosing deeds that align with His guidance. This research is focused on comprehensive exploration of the Majesty of Allah Almighty. It delves into the Creator's dominion, the signs in the universe as reflections of His greatness. This study deals with the current development of the science and issues related to them. As contemporary scientific developments, influence believers to explore and appreciate the majesty of Allah Almighty. The findings of this research reveal thoughtful impacts on believers. It adopts spiritual depth, humility, and ethical living. Such understanding brings psychological comfort and resilience.

تعارف

زیر نظر مقالہ بعنوان "سورۃ ملک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی" ہے۔ سورۃ ملک کا نام اسی سورۃ کی پہلی آیت **تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ** (ملک،۱) کی ابتدا ہی میں برکت کے ذریعے اللہ کی کبریائی اور عظمت کا ذکر کیا گیا ہے جس کے بعد پوری سورت مبارکہ "کبریائی" کے بیان میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی مختلف زاویوں سے ہمارے سامنے آتی ہے۔ اس میں ایک اعلیٰ اجتماعیت کی قیام کے لیے اللہ تعالیٰ کی صفت ملک کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تصور مملکت یعنی جس کے ذریعہ ساری کائنات پر اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت مطلق ہے یعنی ہر ہر چیز پر اس کی حکمرانی ہے۔ اسی طرح سورۃ ملک میں عدل وانصاف کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی اگر کسی نے اچھا یا بُرا عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اچھے یا بُرے نتائج کو یقیناً دیکھے گا۔ اسی طرح آخرت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن اختیارات کا ذکر کیا ہے جس کے تحت وہ جرم کرنے والوں کو سزا دے گا۔ اسی طرح

*Corresponding Author: Saira Khalid
Email Address: sairakhalid03335612417@gmail.com

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے اندر اس زمین کو کل انسانیت کے لیے بنایا۔اور اسی سورۃ کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ کی کبریائی کو واضح کیا گیا ہے۔

مقصد اور سوالاتِ تحقیق

اس تحقیق کا بنیادی اور اولین مقصد سورۃ ملک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی سے متعلق امور کی تلاش کرنا ہے۔بعد ازاں دنیا میں موجود مظاہر فطرت میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں کو قرآن کی روشنی میں بیان کرنا ہے۔اس سلسلے میں تحقیق کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے درج ذیل تحقیقی سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

1. سورۃ ملک میں کون کون سے مضامین بیان کیے گئے ہیں؟
2. سورۃ ملک میں کن کن نعمتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کی گئی ہے؟

زیر بحث موضوع سے متعلق چند تمہیدی مباحث جن میں سورت کا تعارف اور فضائل کا تذکرہ درج ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ سلسلہ وار تفہیم میں آسانی ہو۔

سورۃ ملک کا تعارف

سورۃ ملک میں ۳۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں۔اس سورۃ مبارکہ کا نام اسی سورۃ کی پہلی آیت **تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ** (ملک،۱) سے ماخوذ ہے(مودودی، ۱۹۹۹، ج۔٦، ص۳۸)اس سورۃ کا نام **واقیہ** اور **منجیہ** بھی ہے کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کو دنیا میں ضلالت سے اور آخرت میں عذاب سے بچاتی اور نجات دیتی ہے۔(دہلوی، ج۔٤، ص،۲)

مقامِ نزول کے اعتبار سے یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی (الواحدی، ن،د، ص،٤٢١)۔روایات سے زمانہ نزول کا تعین نہیں کیا جا سکتا جبکہ مضامین اور انداز بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکہ معظمہ کی ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔کیونکہ مکہ معظمہ کی ابتدائی سورتوں کی خصوصیت ہے کہ وہ عقیدہ توحید سے متعلق اصولی تعلیمات، لوگوں کی غفلت پر انہیں متنبہ کرنے اور رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو اختصار کے ساتھ پیش کرتی ہیں تا کہ بتدریج انسان حق کے قریب تر ہوتا جائے۔(مودودی، ج٦، ص،۳۸)

سورۃ ملک کی فضیلت میں متعدد احادیثیں وارد ہوئی ہیں جن میں سے ایک حدیث کو ذیل میں ذکر کیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، «إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ»، «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ» (ترمذی، ح۔۲۸۹۱)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "بے شک قرآن کی تیس آیات پر مشتمل ایک سورۃ ہے۔جو آدمی کے لیے شفاعت کرتی ہے یہاں تک کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔اور وہ **تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ** (ملک،۱) ہے۔"

اہم مضامین کا تعارف

مختلف مفسرین کے مطابق سورۃ ملک سات اہم موضوعات پر منقسم ہے۔ مگر جب کبریائی اور اس کے دلائل کے پیش نظر سورت ملک کا خصوصی جائزہ لیا جائے تو یہ سورت اس امر کو تین بنیادی پہلوؤں کے ذریعہ واضح کرتی ہے۔

اُ- زندگی کی نعمت اور اس سے متعلق ذیلی نعمتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا بیان۔

ب- کائنات اور اس کے اجزا کا باہمی ربط اور اس میں غور و فکر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تذکرہ۔

ج- یومِ آخرت کے ذریعہ اللہ کی کبریائی کا تذکرہ ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ یہ تحقیق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بیان اور ان کا اللہ کی کبریائی پر بطور دلیل وضاحت تک محدود رہے گی۔ اس امر کی خاطر یہ تحقیق درج ذیل انداز سے تقسیم کی گئی ہے۔

زندگی اور اس سے متعلقہ نعمتوں کے ذریعے کبریائی

سورۃ ملک کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کو بیان کرنے کے لیے تخلیق انسانی، انشاء یعنی جواہر سے ابتدائی تخلیقِ اشیاء، ب موت اور زندگی پر اشتمال، انسان کے لیے رزق کا مکمل نظام مہیا کرنا، رزق کی بنیا یعنی پانی کو بطور دلیلِ کبریائی بیان کیا گیا ہے۔ درج ذیل سطور میں ان امور کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

تخلیقِ انسان میں کبریائی

تخلیق کا تذکرہ اللہ کی کبریائی بیان کرنے کے ضمن میں خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان خود ایک مخلوق ہوتے ہوئے نئی نئی تخلیق کرنے کی جستجو میں رہتا ہے۔ انسان کی تخلیق در اصل اشیا اور اجزاء کی ایک صورت سے دوسری صورت میں ڈھالنا ہوتا ہے جبکہ خالقِ کائنات کی تخلیق بہر صورت "فاطر السماوات والارض" ہے۔ یہ وہ خالق ہے جس نے ابتدا سے اشیاء کو تخلیق کیا۔ قرآن اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر چیز انسان کے فائدے کے لیے تخلیق کی ہے۔ اس کائنات میں مختلف اشیاء مثلاً اجناس، پھل، پھول، میوے، چرند، پرند وغیرہ موجود ہیں۔ اگر حشرات الارض پر نظر دوڑائیں تو ان کا شمار ممکن نہیں۔ عالم حیوانات کا اپنا ایک الگ جہاں ہے جس میں چھوٹے چھوٹے جانوروں سے لے کر شیر، چیتے اور ہاتھی جیسے جانور موجود ہیں۔ ان تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے مگر ان طرح طرح کی مخلوقات میں انسان اپنی خلقت، پیدائش، شکل و صورت، وضع قطع، خدو خال اور خصائل و فضائل کے لحاظ سے بلکل مختلف، منفرد اور ممتاز ہے (معتاز، ۲۰۰۷، ص ۱٤)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (التین، ٤)۔

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کو احسن تقویم کے بعد انسان کو اپنا خلیفہ یا نائب بھی مقرر کیا ہے۔ یہ در حقیقت انسان کو دیا گیا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ تخلیق میں نمایاں ہونا اور بلند و بالا مرتبہ ملنے کی وجہ سے اللہ پاک نے انسان کے لیے اس دنیا کو دار الامتحان یا دار الابتلاء قرار دیا ہے۔ دار الامتحان ہونے کی وجہ سے انسان کو یہ فکر یا سوچ دی گئی ہے کہ یہ مقام و مرتبہ عارضی ہے دائمی نہیں ہے۔ بالآخر آپ سے اس مقام و مرتبے اور

اس کے استعمال سے متعلق پوچھا جائے گا اور سورہ ملک میں اللہ پاک کے کبریائی بیان کرنے کے لیے ابتدائی آیات میں ہی یہ بتایا گیا کہ ہم نے موت اور حیات اس لیے تخلیق کیے کہ ہم معلوم کریں یا لوگوں کو دکھائیں کہ کون بہترین یا اچھے اعمال کرنے والا ہے۔اس کا تذکرہ سورہ ملک کی آیت نمبر ۲ میں ہوا ہے۔اللہ کا ارشاد ہے کہ ،

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ۔(ملک، ۲)

جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے،اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو وہ اعلیٰ جسم اور صلاحیتوں سے نوازا ہے جو کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئیں۔اسی طرح انسان کو فکر اور عقل کی وہ اعلیٰ قابلیتیں دی گئی ہیں جو کسی دوسری مخلوق کو نہیں دی گئی۔نوع انسانی کے لیے اس فضل و کمال کا سب سے زیادہ بلند نمونہ انبیاء کرامؑ ہیں اور کسی مخلوق کے لیے اِس سے اونچا اور کوئی مرتبہ نہیں ہو سکتا۔یہ سب اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا ثبوت ہیں(مودودی ،ج،٦۔ص،٤٥)۔جب ہر چیز کا خالق ومالک وہی ہے تو ہر طرح کی کبریائی بھی اسی کو جچتی ہے۔نتیجتاً وہی ہماری تمام عبادتوں کا حق دار رہتا ہے۔

انشاء کے ذریعے سے کبریائی کا بیان

سورۃ ملک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا تذکرہ "نشاۃ" بیان کرتے ہوئے بھی کیا ہے۔اس کا ذکر قرآن پاک میں اللہ پاک نے سورہ ملک کی آیت نمبر ۲۳ میں فرمادیا ہے۔

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ (ملک،۲۳)

کہہ دیجیے کہ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ مگر تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو۔

مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی(٥٠٢ھ)نشأ کے لغت میں معنی ذکر کرتے ہیں کہ لفظ اَلنَّشْاُ وَالنَّشَاَۃُ، کسی چیز کو پیدا کرنا اور اس کی پرورش کرنے پر دلالت کرتا ہے(اصفہانی،ن ش ا)۔جیسا کہ قرآن پاک میں ہے،

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ (واقعہ،٦٢)

اور بیشک تم پہلی پیدائش جان چکے ہو۔

انسانی زندگی اور اس کے متعلقات پر غور و فکر کرنے کے ضمن میں اللہ پاک نے سورۃ ملک کی درج بالا آیت میں اپنی کبریائی کو ایک اور انداز سے بیان کیا ہے۔ جس کا جائزہ لیا جائے تو اس میں اللہ پاک نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کی تخلیق کا اصل جوہر انسان نے تخلیق نہیں کیا بلکہ اس کی تخلیق اللہ پاک نے خود کی ہے۔اس کے بعد اللہ پاک نے انسان کے انشاء یعنی تخلیق اولی کا ذکر کرنے کے بعد انسانی زندگی میں ترقی اور انسانی زندگی میں روانی رکھنے کے لیے اللہ پاک نے انسان کو چند خاص قسم کی صلاحیتیں عطا فرمادیں۔ان کا بھی ذکر اللہ پاک نے اسی آیت مبارکہ میں کیا ہے۔جس طرح ان صلاحیتوں میں سے اللہ پاک نے سماعت و بصارت اور غور و فکر یا سوچ و فکر کرنے کی حس (جسے بالفاظِ دیگر " قلب " بھی کہا جاتا ہے،ان) کا ذکر کیا ہے۔ تخلیق کے ان پہلوؤں کی جانب اشارہ کرنے کے بعد اللہ پاک نے اپنی کبریائی کی طرف توجہ دلانے کے لیے آیت کے اختتام پہ کچھ الفاظ ذکر فرمائے ہیں۔ جن میں سے " **قلیلا ما تشکرون** " کا لفظ بہت توجہ طلب ہے۔اللہ پاک نے تخلیق کی صورت اتنی بڑی نعمت عطا کردی اس

تخلیق میں کوئی دوسری مخلوق اللہ کا ہمسر نہیں اور نہ ہی کوئی اور مخلوق اس طرح کی تخلیق کی قدرت رکھتی ہے۔اس میں اللہ پاک کی ذات ہی یکتا ہے۔اسی نے انسان کا جوہر اور دیگر مخلوقات کے جواہر تخلیق کیے۔ پھر اس کے بعد انسان کی تخلیق انسانوں میں سے ہوتی رہے اور تین اعضائے انسان یعنی سمع و بصر اور افئدہ اتنی بڑی صلاحیتیں انسان کو عطا کی گئیں کہ ان پر جتنا بھی شکر کیا جائے وہ کم ہے جس طرف اشارہ ہو کہ "**قلیلا ما تشکرون**"۔انسان کی طبیعت کا میلان عمومی طور پر ناشکری اور کفر کی طرف ہی پایا گیا ہے۔اس لیے اللہ پاک نے اس آیت کے آخر میں بتایا کہ اگر اللہ کی کبریائی کو جاننا چاہتے ہیں تو ان پہلوؤں سے انسان کی زندگی پہ غور و فکر کریں۔ان کے ذریعے آپ کو اللہ پاک کی کبریائی واضح طور پہ نظر آنا شروع ہو جائے گی۔اگر ان پہلوؤں پہ اگر غور و فکر نہ کیا جائے تو انسان اللہ کی کبریائی کو جاننا یا اس کو ماننا تو دور کی بات ہے ناشکرا اور ناشکری میں حدیں پار کر کے کفر کی طرف بھی نکل جاتا ہے۔لہذا بطور مخلوق اللہ کی کبریائی کو جاننے کے لیے اس کی نشانیوں میں سے "جواہر" کی تخلیق جسے "انشا" سے تعبیر کیا گیا ہے پر غور کرنا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

موت اور زندگی کی تخلیق کا کبریائی پر دلیل ہونا

انسانی زندگی اور اس کے متعلقات کے اوپر غور و فکر کے ذریعے اللہ پاک کی کبریائی جاننے کا ایک اور طریقہ اسی سورت کی ابتدائی آیات میں سے دوسری آیت میں ذکر ہوا ہے۔ جس میں اللہ پاک نے اپنی کبریائی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہم نے ہی موت اور زندگی کو تخلیق کیا ہے۔

کسی بھی زبان میں زندگی اور موت کے الفاظ کی اصطلاح کو دیکھا جائے تو یہ دونوں لفظ اس ترتیب سے استعمال ہوتے ہیں کہ پہلے زندگی کا ذکر آتا ہے اور اس کے بعد موت کا ذکر آتا ہے کہ بظاہر دنیا میں آنے اور جانے کی یہی حقیقی ترتیب ہے۔اس آیت مبارکہ میں یہ ترتیب متضاد نظر آتی ہے۔اللہ پاک نے چونکہ اپنی کبریائی کا پہلو واضح کرنا تھا تو اس لیے موت کا ذکر پہلے کیا ہے اور اس کے بعد حیات یعنی زندگی کا ذکر کیا ہے۔اس میں یہ بھی حکمت شامل ہو سکتی ہے کہ موت اس دنیاوی زندگی کی موت ہو اور حیات جو بعد از موت حیاتِ جاودانی کی طرف اشارہ ہو۔بنیادی طور پہ انسان کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ زندگی اس دنیا میں باقی، دائمی یا ہمیشہ رہنے والی نہیں بلکہ بطور انسان آپ کے پاس جو کچھ بھی صلاحیتیں، قدرتیں، طاقتیں، اور جتنی بھی بادشاہی ہے یہ سب چیزیں اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں جو فانی ہونے والی ہیں۔ یہ تمام اشیاء انسان کی محض اپنی کاوشوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ پاک کی ذات ہی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے، اور وہی غالب یعنی عزیز ہے اور وہی انسانوں کو دی گئی نعمتوں کا حساب کرنے پر قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔ یہ نعمتیں چاہے زندگی کی شکل میں ہوں یا دیگر نعمتوں کی شکل میں، ان سب کا حساب قیامت کے دن وہی خالق لے گا جو موت اور زندگی کا خالق بھی ہے۔اس پہلو سے موت انسان کی کمزوری اور عاجزی کو ظاہر کر رہی ہے تو دوسری جانب یہی تذکرہ اللہ پاک کی کبریائی کو بھی ظاہر کر رہا ہے۔آیت مبارکہ واضح کر رہی ہے کہ انسان فانی اور اللہ پاک کی ذات باقی اور ہر چیز پر ہر وقت کامل قدرت رکھتی ہے۔اللہ پاک کا ارشاد ہے،

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُور (ملک، ۲)

جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

اسی آیت کا دوسرے پہلو سے جائزہ لیا جائے جا سکتا ہے کہ یہاں "موت" کو برکت اور نعمت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ حالانکہ موت کو عمومی طور پر آفت ہی سمجھا جاتا ہے۔موت کو بطور نعمت سمجھنے کے لیے اس سوال کا جواب تلاش کرنا نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ اگر موت نہ ہوتی تو انسانی

زندگی کس طرح اپنی منزلیں طے کرتی؟ اسی آیت یعنی الذی خلق الموت والحیا کو دوسرے پہلو سے جانچا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کی چہل پہل یا روانگی کو جاری وساری رکھنے کے لیے موت کا ہونا بھی ضروری تھا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ انسانی زندگی میں موت نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟

اس سوال کا دو پہلوؤں سے جواب دیا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ اگر موت نہ ہوتی تو تمام انسان ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی بسر کر رہے ہوتے۔ اس کا انسانی زندگی پر یہ اثر لازمی ہونا تھا کہ وہ عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے میں انتہائی غفلت کرتے اور ظلم وزیادتیاں کئی گنا زیادہ ہوتیں۔ کیونکہ کسی بھی شخص کی زندگی کو کوئی خوف نہ ہوتا اور نہ کوئی حساب کتاب ہونے کا ڈر، لہذا طاقتور اپنے زیردستوں اور کمزوروں پر ظلم وزیادتی ہی کرتے۔

اس کا دوسرا اثر یہ بھی ہوتا کہ لوگوں کی ملکیت دوسروں کی طرف فقط کاروبار کے ذریعے سے ہی منتقل ہو سکتی تھی، وراثت کے ذریعے منتقل ہونے کے امکانات بہت کم یا ناپید ہوتے۔ موت ہونے کی صورت میں جب بھی کوئی شخص فوت ہوتا ہے تبھی ملکیت کا انتقال ورثا کی طرف ہوتا ہے۔ یہ انتقال بغیر موت کے ناممکن تھا۔ دنیا میں ایسی دائمی زندگی کی صورت میں ابتدائی زمانے کے چند سو افراد ہی اس دنیا کے مال اسباب کے مالک رہتے۔ لہذا موت کو تخلیق کر کے اللہ تعالی نے اپنی کبریائی بیان کی کہ حقیقی مالک وہ ہی ہے جبکہ انسان فقط بطور نائب اشیاء کی جز وقتی نگہبانی پر مامور ہیں۔

تیسرا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ زندگی اگر بغیر موت کے ہوتی تو کائنات کی آبادی مسلسل بڑھتی ہی چلی جاتی۔ چند سو سالوں کے بعد ممکن تھا کہ اس زمین پر انسان اتنے ہو جاتے کہ چلنے یا قدم رکھنے کی جگہ بھی نہ ہوتی۔ انسانوں کی زندگی کی چہل پہل جاری رکھنے کے لیے موت اور زندگی کی نعمت انتہائی اہمیت کی حامل تھی لہذا اللہ تعالی نے موت کو بطور نعمت ذکر فرمایا۔

انسانی زندگی کے مراحل کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کمزوری کی طرف جاتا ہے۔ جوں جوں اس کی عمر ڈلتی جاتی ہے تو اسے کمزوری کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریاں بھی لاحق ہوتی رہتی ہیں۔ اگر موت نہ ہوتی تو انسانی آبادی کا زیادہ تر حصہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتا اور یوں زیادہ حصہ بیمار ہونے کی وجہ سے دیگر انسان بھی اس دنیا میں اپنی زندگی احسن انداز سے بسر نہ کر سکتے یا بسر کرنے میں انہیں نہایت دشواری پیش آتی۔ نتیجتاً کائنات لوگوں کے لیے نعمت سے زیادہ زحمت کی جگہ بن جاتی۔ بقول اقبال،

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی۔۔۔ ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی (اقبال،)

کبریائی کا بیان بذریعہ تذکرۂ نِعَم

سورۃ ملک میں اللہ تعالی نے ایک اور انداز سے اپنی کبریائی کو بیان کیا ہے۔ جس میں فرمانبردار لوگوں کے لیے بہت بڑی بڑی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ ان کے دلوں میں اللہ تعالی کی کبریائی پر ایمان مزید مستحکم ہو سکے۔ جس کی مثال درج ذیل آیات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے کہ،

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ (ملک،۲۱)

بھلا وہ کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر اللہ تعالی اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں مضبوطی سے اڑے ہوئے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے،

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ (ملک،۳۰)

آپ کہہ دیجیے؛ اگر تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اتر جائے (یعنی خشک ہو جائے) تو کون ہے جو تمہیں (زمین پر) بہتا ہوا پانی لا دے۔

ان آیات میں رزق اور پانی کا تذکرہ کیا گیاہے اور مومنو کو غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں۔ان کی عطااور اخذ کا کلی اختیار بھی اللہ تعالیٰ کے دَست قدرت میں ہے۔اس اختیار اور قدرت سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی قلبِ مؤمن میں مزید راسخ ہو جاتی ہے۔جن لوگوں کے قلوب و اذہان میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی راسخ ہو جائے تو ایسے افراد اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔جن کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ،

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ (ملک،۱۲)

بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

ذرائع ہدایت (سماعت وبصارت) بطور دلیلِ کبریائی

اللہ پاک نے نہ صرف انسان کی زندگی اور اس کی تخلیق موت اور حیات پر فرمائی، بلکہ اسے بصارر، سماعت اور فواد جیسی نعمتیں بھی بخشی۔یہ اس لیے کہ وہ اپنی عقل اور حواس کو استعمال کرتے ہوئے راہ ہدایت بآسانی تلاش کر سکے۔عقل و فہم کی عطا کے ساتھ ساتھ اللہ کی نشانیوں کا کائنات میں جگہ جگہ موجود ہونے کے باوجود بھی اگر انسان حق کی تلاش میں کامیاب نہ ہو تو یہ بظاہر انسان کی ہی ناکامی ہے۔اس کا نتیجہ بھی سزا کی صورت میں ملنا چاہیے۔اس نتیجے کے متضاد اور اللہ پاک نے اپنی کبریائی کے پیش نظر انسان کو ایک اور بھی نعمت عطا کی۔اگر سماعت وبصارت اور عقل کی صلاحیت ہونے کے باوجود انسان راہ ہدایت تلاش کرنے میں کچھ دشواریاں محسوس کرے تو اللہ پاک نے اس ضمن میں بعثت انبیاء کی صورت میں بہت بڑی نعمت کی۔اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں بتایا گیا کہ

لقد من اللہ علی المؤمنین إذ بعث فیھم رسولا۔۔۔الخ (الروم،۲۱)

تحقیق اللہ نے مؤمنوں پر اپنے رسول کی بعثت کے ذریعے ایک عظیم احسان فرمایاہے۔

یہ اس لیے بھی تھا کہ اپنی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل کرنے میں ناکام رہنے والے لوگ قیامت کے دن کسی طرح کا عذر پیش نہ کر سکیں گے کہ ان پر اللہ کی حجت مکمل ہو چکی ہو گی اور رحمت کے ساتھ ساتھ اس کی کبریائی بھی ثابت ہو چکی ہو گی کہ عقل سماعت اور بصارت ہونے کے باوجود انبیاء کرام حق تک ملانے کے لیے تشریف لاتے رہے اور حجت تام ہوئی۔انبیاء نے نہ صرف پیغام پہنچایا بلکہ اسے "تبیین" اور "تفسیر" کے ساتھ واضح بھی کیا۔انسانوں کو انسانوں یا دیگر مخلوق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی کبریائی کے متعلق سمجھایا۔یوم قیامت کی منظر کشی کرتے ہوئے ایسے ہی افراد کا تذکرہ اس سورت میں کیا گیاہے جو اللہ کی وحدانیت اور کبریائی کے انکار کرنے والے تھے تو اللہ کی طرف سے یہی سوال اٹھایا جائے گا کہ (سمع وبصر) کے باجود کیا تمہیں کوئی سمجھانے نہیں آیا؟ سورہ ملک میں اللہ پاک نے اس کا تذکرہ آیت نمبر ۹ اور ۱۰ میں اس طرح کیا ہے،

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ۔وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (ملک،۹-۱۰)

وہ جواب دیں گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔تم بہت بڑی گمراہی میں ہی ہو۔اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں شریک نہ ہوتے۔

نعمتِ رزق بطور دلیل کبریائی

خورات کی صورت میں رزق کی مسلسل فراہمی اللہ کی طرف سے انسان پر ایک بہت عظیم اور دائمی نعمت ہے۔ سورۃ ملک میں اللہ پاک نے رزق کا دوطرح سے تذکرہ فرمایاہے۔ایک آیت نمبر ۲۱ میں ہے کہ "اگراللہ پاک آپ کا رزق روک دیں تو کون ہے جو آپ کو رزق دے گا۔"اللہ کی کبریائی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے فقط رزق ہی نہیں بلکہ کائنات میں ایک مکمل دورِ خوراک (Food chain) بنایاہے۔انسانی آنکھ سے دیکھا جائے تو اس میں چھوٹے سے چھوٹا مچھر وغیرہ بھی ہے تو وہ بھی اپنی پوری ذمہ داری ادا کرتا ہے۔سائنسی بنیادوں پر غور کیا جائے تو اس دورِ خوراک سے بطور مثال اگر مچھر ختم ہو جائیں تو دورِ خوراک (Food chain) برقرار نہیں رہ پائے گا۔اسی لیے اہل علم کہتے ہیں کہ مچھروں کو مارا نہ جائے بلکہ ان کو بھگایا جائے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مچھر ہمارے دورِ حیات میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔اسی طرح اگر کیڑے مکوڑے ختم ہو جائیں تو ہمارا دورِ خوراک (Food chain) الجھ جائے گا۔ یہ سب چیزیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہے اور اللہ کی کبریائی کو بیان کر رہی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ،

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (ملک،۲۱)

بھلا وہ کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں مضبوطی سے اڑے ہوئے ہیں۔

دوسری جگہ پہ سورہ ملک میں ہی اللہ پاک نے رزق کا ذکر زمین کے ساتھ کیا ہے کہ اسی نے ہی آپ کے لیے زمین زندگی بسر کرنے کے لیے اور رزق حاصل کرنے کے لیے بنائی ہے تاکہ اس پر آپس میں چلیں اور اس کا رزق تلاش کریں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ،

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (ملک،۱۵)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین تابع کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

اور تیسری چیز کہ اللہ پاک نے رزق کی بنیاد یا رزق کی اصل یعنی "پانی" (جس کے ذریعے سے ہم تک رزق پہنچتا ہے) اس نعمت کا بھی تذکرہ فرمایاہے۔اور اپنی کبریائی کو اس پہلو سے بھی انسانوں کو سمجھایا ہے۔ سورہ ملک کی آخری آیت میں اللہ پاک نے پانی کا ذکر کیا ہے۔اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ ،

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ (ملک،۳۰)

آپ کہہ دیجیے؛ اگر تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اتر جائے (یعنی خشک ہو جائے) تو کون ہے جو تمہیں (زمین پر) بہتا ہوا پانی لادے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا تذکرہ اس انداز سے کیا ہے کہ اگر آپ کی زراعت اور آپ کی خوراک جس کی بنیاد پانی پر ہے، پانی ختم ہو جائے؟ یا زمین کے اندر چلا جائے؟ یا آپ کی پہنچ سے نکل جائے؟ یا اس پانی کی نظافت و کثافت میں تبدیل ہو جائے۔اور اس کا فائدہ مند ہونا نقصان دہ ہونے میں تبدیل ہو جائے۔ تو کون ہے جو آپ تک معین یعنی فائدے مند مفید وصحت افزا پانی لے کر آئے گا۔ یہاں پہ غور و فکر کرنا چاہیے کہ انسان اس کی اپنی تخلیق یا اس کی اپنی جسم میں بھی ۶۰ ٪ سے زیادہ پانی سے بنے ہوئے اجزاء پائے جاتے ہیں۔اسی طرح انسان کی تخلیق بھی پانی کے ذریعے سے ہی ممکن ہے اور قرآن پاک میں بھی سورۃ الانبیاء میں ارشاد ربانی ہے کہ ،

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (انبیاء، ۳۰)

اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا تذکرہ اس انداز سے کیا ہے کہ نہ صرف انسانی زندگی کی روانی بلکہ انسان کے علاوہ تمام مخلوقات کی زندگی کی اساس پانی کے اوپر ہوتی ہے۔ لہذا اگر اللہ پاک کی ذات اس پانی کی نعمت کو ختم کر دے تو اور کوئی ذات نہیں ہے، جو ہم تک ہماری زندگی کو اس کے ذریعے سے بنائی ہوئی آسانیوں کو لا سکیں۔ اس کی ایک مثال سائنسی بنیادوں پر دیکھی جائے تو پانی مختلف طریقوں سے بن رہا ہوتا ہے۔ بادلوں کے ذریعے بن کے برس رہا ہوتا ہے۔ اور بادلوں کے ذریعے برساہوا پانی زیرِ زمین جا کر کنوؤں کے ذریعے سے یا پمپ کے ذریعے سے ہماری ضروریات کو پورا کر رہا ہوتا ہے۔ یہ سب چیزیں اللہ کی کبریائی کو بیان کر رہی ہیں۔

نتائج البحث

یہ سورت اللہ کی عظمت اور کبریائی کو اُجاگر کرنے کے لیے مختلف دلائل سموئے ہوئے ہے۔ جن میں سے چند ایک بطور نتیجہ مندرجہ ذیل ہیں،

۱۔ سورۃ کا نام ہی "ملک" تمام مخلوقات پر اللہ کی مطلق حاکمیت اور تسلط پر زور دیتا ہے۔ "بیدہ ملک" کا لفظ اس کی لامحدود طاقت اور اختیار کی واضح تصویر پیش کرتا ہے۔

۲۔ اللہ ہی اس کائنات کا خالق ہے اسی نے انشا کیا ہے کوئی دوسری مخلوق یہ طاقت اپنے اندر نہیں رکھتی۔ لہذا انشاء اللہ کی کبریائی پر واضح برہان ہے۔

۳۔ سورۃ ملک ہمیں اللہ کے سامنے حتمی جواب دہی کی یاد دلاتے ہوئے اپنی کمزوری اور اللہ کی کبریائی پر دلیل پیش کرتی ہے۔

سفارشات

سورہ ملک کی روشنی میں منعقدہ تحقیق یہ سفارش کرتی ہے کہ تذکرہ نعمت کے علاوہ اس سورت کے دیگر مضامین کا بھی جائزہ لیا جائے جنہیں اللہ کی کبریائی پر بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔ ان موضوعات میں سے درج ذیل پر تحقیقات منعقد کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ کائنات اور اس کے اجزا کا باہمی ربط اور اس میں غور و فکر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تذکرہ

۲۔۔ سماج میں موجود انسانی طبقات کے ذریعے کبریائی کے دلائل۔

۳۔ تنذیر یعنی زوالِ امم، عذاب اور یومِ آخرت کے ذریعہ اللہ کی کبریائی کا تذکرہ ہے۔

حواشی و حوالہ جات

مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، علی مجید پرنٹرز لاہور برائے آرمی ایجوکیشن ۱۹۹۹

Maududi, A. A. (1999). *Tafheem-ul-Quran.* Lahore، Ali Majeed Printers.

الدہلوی، شیخ ابو محمد عبد الحق الحقانی، تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی، مکتبہ الحسن لاہور

Al-Haqqani, A. M. A. H. (n.d.). *Tafsir Fath Al-Manan Al-Mashhur bi Tafsir Haqqani*. Lahore، Maktaba Al-Hasan.

الواحدی، ابوالحسن علی بن احمد، اسباب نزول القرآن، مترجم پروفیسر عبدالرزاق مغل، دارالاشاعت کراچی

Al-Wahidi, A. H. (n.d.). *Asbab Nuzul Al-Quran* (A. R. Maghul, Trans.). Karachi، Darul Sha'at.

ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، اسلامی کتب خانہ

Tirmidhi, A. I. M. I. (n.d.). *Sunan Al-Tirmidhi*. Lahore، Islamic Book House.

چشتی، خلیل الرحمٰن، قرآنی سورتوں کا نظم جلی، دارالکتب السلفیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Chishti, K. (2011). *Quranic Surahs ka Nazm Jali*. Lahore، Darul Kutub Al-Salafiya.

معتاز، عبداللہ بن محمد، انسان اپنی صفات کے آئینے میں، دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، ۲۰۰۷، ص، ۱٤۔

Al-Mu'taz, A. I. (2007). *Insan Apni Sifat Ke Aynay Mein*. Lahore، Darul Islam Publishers and Distributors.

التین

At-Tīn

ملک

Al-Mulk

واقعة

Al-Wāqi`ah

انبیاء

Al-'Anbyā'

روم

Ar-Rūm

اصفہانی، راغب، مفردات القرآن، (ن ش ا)، مکتبہ قاسمیہ لاہور۔

Asfahani, R. (n.d.). Mufradat Al-Quran. Lahore، Maktaba Qasmiya

اقبال، علامہ محمد، کلیاتِ اقبال، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

Iqbal, A. M. (n.d.). Kulliyat-e-Iqbal. Lahore، Maktaba Islamiyah.

دورِ خوراک کے مربوط اور ایک دوسرے منحصر ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے سائنسی بنیادوں پر کی گئی تحقیقات کا مطالعہ یا بطور ویڈیو مظاہرہ دیکھا جاسکتا ہے۔ بطور مثال درج ذیل برقی رابطوں کو دیکھا جائے۔ https،//www.youtube.com/watch?v=۹w-۵wJYVmcw۔ تاریخ اخذ، ۱۴ دسمبر ۲۰۲۳

Daur-e khurak ke marboot aur ek doosre munhasar hoti hai. Is ki tafseel ke liye sciencei bunyadon par ki gayi tahqiqat ka mutala ya butoor video muzahira dekha ja sakta hai. Batoor misaal darj zail barqi rabton ko dekha jaye، https،//www.youtube.com/watch?v=9w-5wJYVmcw. Tareekh e akhz، 14 December 2023